حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وحی اضغاث احلام وحدیث نفس سے بالکل پاک ہے

کچھ عرصہ ہوا کہ ایک شخص نے حضرت مسیح موعود پر یہ اعتراض کیا تھا کہ کیا وجہ ہے کہ آپ کی وحی کو از قبیل اضغاث احلام و حدیث نفس نہ سمجھا جاوے۔ اس کا جواب جو آپ نے اپنی قلم سے لکھا تھا اسے افادہ ناظرین کیلئے تکراراً درج کیا جاتا ہے۔

اس کا پہلا جواب ہے کہ جیسا کہ وحی تمام انبیاء علیہم السلام کی حضرت آدم سے لے کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک از قبیل اضغاث احلام و حدیث النفس نہین ہے ایسا ہی یہ وحی بھی ان شبہات سے پاک اور منزہ ہے اور اگر کہو کہ اس وحی کے ساتھ جو اس سے پہلے انبیاء علیہم السلام کو ہوئی تھی معجزات اور پیشگوئیان ہین تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس جگہ اکثر گذشتہ نبیون کی نسبت بہت زیادہ معجزات اور پیشگوئیان موجود ہین بلکہ بعض گذشتہ انبیاء علیہم السلام کے معجزات اور پیشگوئیون سے کچھ نسبت ہی نہین اور نیز ان کی پیشگوئیان اور معجزات اس وقت محض بطور قصون اور کہانیون کے ہین۔ مگر یہ معجزات اور پیشگوئیان ہزارہا لوگون کے لئے واقعات چشم دید ہین اور اس مرتبہ اور شان کے ہین کہ اس سے بڑھ کر متصور نہین یعنی دنیا مین ہزارہا انسان ان کے گواہ ہین مگر گذشتہ نبیون کے معجزات اور پیشگوئیون کا ایک بھی زندہ گواہ پیدا نہین ہو سکتا۔

آنحضرت صلعم کے معجزات کا زندہ گواہ

باستثنائے ہمارے نبی صلعم کے کہ آپ کے معجزات اور پیشگوئیون کا مین زندہ گواہ موجود ہون اور قرآن شریف زندہ گواہ موجود ہے اور مین وہ ہون جس کی بعض معجزات اور پیشگوئیون کی کروڑہا انسان گواہ ہین پھر اگر درمیان تعصب نہ ہو تو کون ایماندار ہے جو واقعات پر اطلاع پانے کے بعد اس بات کی گواہی نہ دے کہ درحقیقت اکثر گذشتہ نبیون کے معجزات کی نسبت یہ معجزات اور پیشگوئیان ہر ایک پہلو سے بہت قوی اور بہت زیادہ ہین اور اگر کوئی انکار کرے تو ہم موجود ہین اور ہمارے گواہ موجود ہین ولیس الخبر کالمعاینۃ۔ پھر جس حالت مین صدہا نبیون کی نسبت ہمارے معجزات اور پیشگوئیان سبقت لے گئی ہین۔ تو اب خود سوچ لو کہ اس وحی الٰہی کو اضغاث احلام اور حدیث النفس کہنا درحقیقت تمام انبیاء علیہم السلام کی نبوۃ سے انکار کرنا ہے اور اگر شک ہو تو خدا تعالےٰ کا خوف کر کے ایک جلسہ کرو اور ہمارے معجزات اور پیشگوئیان سنو اور ہمارے گواہون کی شہادت رویت جو حلفی شہادۃ ہوگی قلمبند کرتے جاؤ اور پھر اگر آپ لوگون کیلئے ممکن ہو تو باستثنائے ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے دنیا مین کسی نبی یا ولی کے معجزات کو ان کے مقابل پیش کرو۔ لیکن نہ قصون کے رنگ مین بلکہ رویت کے گواہ پیش کرو۔ کیونکہ قصے تو ہندوؤن کے پاس بھی کچھ کم نہین۔ قصون کو پیش کرنا تو ایسا ہے جیسا کہ ایک گوبر کا انبار مشک اور عنبر کے مقابل پر۔ مگر یاد رکھو کہ ان معجزات اور پیشگوئیون کی نظیر جو میرے ہاتھ پر ظاہر ہوئے اور ہو رہے ہین کمیت اور کیفیت اور ثبوت کے لحاظ سے ہرگز پیش نہ کر سکو گے خواہ تلاش کرتے کرتے مر بھی جاؤ۔ پھر اگر یہ وحی جس کی تائید مین یہ نشان ظاہر ہوئے خدا کا کلام نہین ہے تو پھر تمہین لازم ہے کہ دہریہ بن جاؤ اور خدا تعالےٰ کے تمام نبیون سے انکار کر دو۔ کیونکہ نبوت کی عمارت کی شکست ریخت جس قدر ہو چکی ہے اب خدا تعالیٰ ان تازہ معجزات اور پیشگوئیون سے سب کی مرمت کر رہا ہے اور اب وہ گذشتہ قصون کو واقعات کے رنگ مین دکھلا رہا ہے اور منقولات کو مشہودات کا پیرایہ پہنا رہا ہے تا جو لوگ شکوک کے گڑھے مین گر گئے ہین۔ دوبارہ ان کو یقین کا لباس پہنا دے۔ لہذا جو شخص مجھے قبول کرتا ہے وہ تمام انبیاء اور ان کے معجزات کو بھی نئے سرے قبول کرتا ہے اور جو شخص مجھے قبول نہین کرتا اس کا پہلا ایمان بھی کبھی قائم نہین رہیگا کیونکہ اس کے پاس صرف قصے ہین نہ مشاہدات۔

خدا تعالیٰ کا آئینہ

خدا تعالیٰ کا آئینہ مین ہون جو شخص میرے پاس آئیگا اور مجھے قبول کریگا وہ نئے سرے اس خدا کو دیکھ لیویگا جس کی نسبت دوسرے لوگون کے ہاتھ مین صرف قصے باقی ہین۔ مین اس خدا پر ایمان لایا ہون جس کو میرے منکر نہین پہچانتے اور مین سچ سچ کہتا ہون کہ جس پر وہ ایمان لاتے ہین ان کے وہ خیالی بت ہین نہ خدا اسی وجہ سے وہ بت ان کی کچھ مدد نہین کر سکتے ان کو کچھ قوت نہین دے سکتے ان مین کوئی پاک تبدیلی پیدا نہین کر سکتے۔ ان کے لئے کوئی تائیدی نشان نہین دکھلا سکتے اور یاد رہے کہ یہ اندھون کے بیہودہ شکوک اور شبہات ہین جو اس وحی الٰہی کی نسبت ان کے دلون کو پکڑتے ہین جو مجھ پر نازل ہو رہی ہے اور وہ خیال کرتے ہین کہ ممکن ہے کہ یہ خدا کا کلام نہ ہو بلکہ انسان کے اپنے دل کے ہی اوہام ہون مگر ان کو یاد رہے کہ خدا اپنی قدرتون مین کمزور نہین وہ یقین دلانے کے لئے ایسے خارق عادت طریقے اختیار کر لیتا ہے کہ انسان جیسے آفتاب کو دیکھ کر پہچان لیتا ہے کہ یہ آفتاب ہے ایسا ہی خدا کے کلام کو پہچان لیتا ہے کیا ان کا یہ خیال ہے کہ آدم سے لیکر آنحضرت صلعم تک خدا تعالےٰ اس بات پر قادر تھا کہ اپنی پاک وحی کے ذریعہ سے حق کے طالبون کو سرچشمہ یقین تک پہونچا دے مگر پھر بعد اس کے اس فیضان پر قادر نہ رہا قادر تو تھا مگر دانستہ اس امت مرحومہ کے ساتھ بخل کیا اور اس دعا کو بھول گیا جو آپ ہی سکھلائی تھی اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم

اگر مجھ سے سوال کیا جاوے کہ تم نے کیونکر پہچانا اور یقین کیا کہ وہ کلمات جو تمہاری زبان پر جاری کئے جاتے ہین۔ وہ خدا کا کلام ہے۔ حدیث النفس یا شیطانی القا نہین تو میری روح اس سوال کا مندرجہ ذیل جواب دیدیتی ہے۔

(۱) اول جو کلام مجھ پر نازل ہوتا ہے اس کے ساتھ ایک شوکت اور لذت اور تاثیر ہے وہ ایک فولادی میخ کی طرح میرے دل کے اندر دھنس جاتا ہے اور تاریکی کو دور کرتا ہے اور اس کے ورود سے مجھے ایک نہایت لطیف لذت آتی ہے کاش اگر مین قادر ہو سکتا تو مین اس کو بیان کرتا مگر روحانی لذتین ہون خواہ جسمانی ان کی کیفیات کا پورا نقشہ کھینچ کر دکھلانا انسانی طاقت سے باہر ہے۔ ایک شخص ایک محبوب کو دیکھتا ہے اور اس کی ملاحت حسن سے لذت اٹھاتا ہے مگر وہ بیان نہین کر سکتا کہ وہ لذت کیا چیز ہے اسی طرح وہ خدا جو تمام ہستیون کا علت العلل ہے جیسا کہ اس کا دیدار اعلیٰ درجہ کی لذات کا سرچشمہ ہے ایسا ہی اس کی گفتار بھی لذات کا سرچشمہ ہے

ناظرین صفحہ ۸ کی اطلاع کو غور سے پڑھیں۔

اگر ایک کلام انسان سے [illegible] کے دل پہنچے
اور اس کے زبان پر جاری [illegible] شبہ باقی
رہ جاوے کہ شاید شیطانی آواز ہے یا حدیث النفس
ہے تو درحقیقت وہ شیطانی آواز ہوگی کیونکہ خدا کا کلام
جس قوت اور برکت اور روشنی اور تاثیر اور لذت
اور خدائی طاقت اور چمکتے ہوئے چہرہ کے ساتھ
دلپر نازل ہوتا ہے خود یقین دلاتا ہے کہ میں خدا کی طرف
سے ہوں اور ہرگز مردہ آوازوں سے مشابہت نہیں رکھتا
بلکہ اس کے اندر ایک جان ہوتی ہے اور اس کے اندر
ایک طاقت ہوتی ہے اور اس کے اندر ایک کشش
ہوتی ہے اور اس کے اندر یقین بخشنے کی ایک خاصیت
ہوتی ہے اور اس کے اندر ایک لذت ہوتی ہے
اور اس کے اندر ایک روشنی ہوتی ہے اور اس کے
اندر ایک خارق عادۃ تجلی ہوتی ہے اور اس کے ساتھ
ذرہ ذرہ وجود پر تصرف کرنیوالے ملائک ہوتے ہیں
اور علاوہ اس کے ساتھ خدائی صفات کے اور بہت
سے خوارق ہوتے ہیں اس لئے ممکن ہی نہیں ہوتا
کہ ایسی وحی کے مورد کے دل میں شبہ پیدا ہو سکے
بلکہ وہ شبہ کو کفر سمجھتا ہے اور اگر اس کو کوئی اور معجزہ
نہ دیا جاوے تو وہ اس وحی کو جو ان صفات پر مشتمل ہو
بجائے خود ایک معجزہ قرار دیتا ہے ایسی وحی جس شخص پر
نازل ہوتی ہے اس شخص کو خدا کی راہ میں اور خدا کی
محبت میں ایسے عاشق زار کی طرح بنا دیتی ہے
جو اپنے تئیں صدق و ثبات کے کمال درجہ کی وجہ
سے دیوانہ کی طرح بنا دیتا ہے اس کا یقین اس کے
دل کو شہنشاہ کر دیتا ہے۔ وہ میدان کا بہادر اور
استغنا کے تخت کا مالک بن جاتا ہے۔ یہی میرا حال
ہے جسکو دنیا نہیں جانتی۔ قبل اس کے جو میں معجزات
دیکھوں اور آسمانی تائیدوں کا مشاہدہ کروں میں
اس کی کلام سے اس کی طرف کھینچا گیا کہ کچھ عقل نہیں
آتی کہ مجھے کیا ہوگیا۔ تیز تلواریں میرے اس پیوند کو
نہیں چھڑا سکتیں۔ کوئی آگ مجھے ڈرا نہیں سکتی
وہ کشش جس نے میرے دلپر کام کیا وہ دلائل سے
باہر ہے اور بیان سے بلند تر۔ اور براہین سے بالاتر۔ ابتدا
میں کلام تھا اس کلام نے جو کچھ کیا سو کیا وہ خدا جو نہاں در
نہاں ہے اس نے میری روح پر ابتدا میں محض
کلام کے ساتھ تجلی کی۔ اور اپنے مکالمات کا دروازہ
میرے پر کھولا۔ بس وہی ایک بات تھی جو
بالخصوص میرے لئے کافی کشش ہوئی اور حضرت
احدیت کی طرف مجھے کھینچکر لے گئی اور یہ کہ کلام
کی طاقت نے میرے دلپر کیا کیا اثر ڈالے اور
مجھے کہاں تک پہنچا دیا۔ اور کیا کیا تبدیلیاں کیں
اور کیا میرے دل میں سے لیلیا اور کیا دیدیا۔ ان
باتوں کو میں کن لفظوں میں ادا کروں اور کس
پیرایہ میں دلوں پر بٹھا دوں۔ جن خارق عادت
عنایات کے ساتھ وہ مجھ سے نزدیک ہوا کوئی
نہیں جانتا مگر میں اور جس محبت کے مقام پر
میرا قدم ہے کوئی نہیں جانتا مگر وہ۔ میں سچ سچ کہتا
ہوں کہ ابتدا اس ترقی اور تعلق کا خدا کا کلام
ہے جس کی ناگہانی کشش نے مجھے ایسا اٹھا لیا جیسا
کہ ایک زبردست بگولا ایک تنکے کو ایک جگہ سے
اٹھا کر دوسری جگہ پھینک دیتا ہے۔ پس میرے پاس
یہ ذکر کرنا کہ کیوں وہ کلام جو تم پر نازل ہوا حدیث
النفس نہیں یہ بات ایسی ہے جیسا کہ کوئی کہے کہ
کیوں ممکن نہیں کہ تمہارا خیال کہ تم آنکھوں سے دیکھتے
ہو اور زبان سے بولتے ہو اور کانوں سے سنتے
ہو یہ غلط خیال ہو۔ پس عزیزو! تم سوچو اور سمجھ
لو کہ کیا وہ شخص جسکو معلوم ہے کہ میں آنکھ بند کرنے
سے پھر کچھ دیکھ نہیں سکتا اور زبان کے کاٹے
جانے سے پھر کچھ بول نہیں سکتا وہ ایسے منکرانہ
جرح کی کچھ حقیقت سمجھے گا یا شک میں پڑے گا
کہ شاید میں آنکھ سے نہیں دیکھتا اور کان سے
نہیں سنتا اور زبان سے نہیں بولتا۔ سو اسیطرح
میرا حال ہے خدا کا کلام جو میرے دلپر نازل ہوا اور
ہوتا ہے وہ میری روحانی والدہ ہے۔ جس سے میں
پیدا ہوا اس نے مجھے ایک وجود بخشا ہے جو پہلے
نہ تھا اور ایک روح عطا کی ہے جو پہلے نہ
تھی میں نے ایک بچہ کی طرح اس کی گود
میں پرورش پائی اور اس نے مجھے ہر ایک ٹھوکر سے
سنبھالا اور ہر ایک گرنے کی جگہ سے بچا لیا
وہ کلام ایک شمع کی طرح میرے آگے آگے
چلا یہاں تک کہ میں منزل مقصود تک پہونچ
گیا۔ اس سے زیادہ کوئی بدذاتی نہیں ہوگی
کہ میں یہ کہوں کہ وہ خدا کا کلام نہیں۔ میں
اسیطرح اس کو خدا کا کلام جانتا ہوں
جسطرح میں یقین رکھتا ہوں کہ میں زبان
سے بولتا ہوں اور کانوں سے سنتا ہوں اور
میں کیونکر اس سے انکار کروں اس نے تو
مجھے خدا دکھلایا اور وہ چشمہ شیریں کی طرح معارف
کا پانی مجھے پلاتا رہا اور ایک ٹھنڈی ہوا کی
طرح ہر ایک حبس کے وقت میں مجھے راحت
بخش ہوا وہ ان زبانوں میں بھی مجھ پر نازل ہوا
جن زبانوں کو میں نہیں جانتا تھا جیسا کہ زبان انگریزی
اور سنسکرت اور عبرانی اس نے بڑی بڑی پیشگوئیوں
اور عظیم الشان نشانوں سے ثابت کر دیا کہ وہ خدا کا
کلام ہے اور اس نے حقائق و معارف کا ایک خزانہ
میرے پر کھولدیا جس سے میں اور میری تمام قوم
بے خبر تھی وہ بھی زبان عربی یا انگریزی یا کسی دوسری
زبان کے ان دقیق اور نا معلوم الفاظ میں میرے
پر نازل ہوا جن سے میں بے خبر تھا تو کیا باوجود
ان روشن ثبوتوں کے کوئی شک کا مقام ہو سکتا
ہے کیا یہ باتیں ٹال دینے کے لائق ہیں کہ ایک کلام
جس نے معجزہ کی طاقت دکھلائی اور اپنی قوی کشش
ثابت کی اور غیب کے بیان کرنے میں وہ بخیل
نہیں نکلا بلکہ ہزارہا امور غیبیہ اس نے ظاہر کئے اور
ایک باطنی کمند سے مجھے اپنی طرف کھینچا اور
ایک کمند دنیا کے سعید دلوں پر ڈالا اور میری طرف
ان کو لایا اور ان کو آنکھیں دیں جن سے وہ دیکھنے
لگے اور کان دئے جن سے وہ سننے لگے اور صدق
و ثبات بخشا جس سے وہ اس راہ میں قربانی ہونے کے
لئے موجود ہو گئے تو کیا یہ تمام کاروبار شیطانی یا وسوسہ
نفسانی ہے۔ کیا شیطان خدا کے برابر ہو سکتا ہے
تو پھر کیوں وہ تمہاری مدد نہیں کرتا سنو وہ جس نے
یہ کلام نازل کیا وہ کیا کہتا ہے اس نے مجھے مخاطب
کر کے فرمایا کہ میں اپنی چمکار دکھاؤں گا۔ اپنی
قدرت نمائی سے تجھکو اٹھاؤں گا۔

دنیا میں ایک نذیر آیا پر
دنیا نے اسکو قبول نکیا لیکن
خدا اُسے قبول کریگا
اور بڑے زور آور حملوں سے
اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

سو ضرور ہے کہ یہ زمانہ گذر نہ جائے اور ہم اس
دنیا سے کوچ نکریں۔ جبتک خدا کے وہ تمام وعدے
پورے نہ ہوں۔ جو شخص تاریکی میں پڑا ہوا
ہے اور اس سے بیخبر ہے کہ خدا کا یقینی اور
قطعی کلام بھی اس کے بندوں پر نازل ہوا کرتا
ہے وہ خدا کے وجود سے ہی بے خبر ہے لہذا وہ اپنی
طرح تمام دنیا کو وساوس کے نیچے پامال دیکھتا ہے
اور اس کا یہی عقیدہ ہوتا ہے کہ بجز وساوس اور

خطبہ جمعہ

جو کہ حضرۃ حکیم نورالدین صاحب نے ۲۲ جنوری ۱۹۰۶ء کو مسجد اقصلی مین پڑھا +

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمد عبدہ و رسولہ ۔ اما بعد

الهکم اللہ واحد لا الہ الا ہو الرحمن الرحیم

لا الہ الا اللہ یہ ایک چھوٹا سا فقرہ ہے جسے ہر ایک طبقہ کے مسلمان خواہ مرد ہون خواہ عورت ۔ بچہ ہو یا بوڑھا بداطوار ہو یا نیک اطوار اعلی ہو یا ادنی غرض کہ سب جانتے ہین اور مین نے دیکھا ہے کہ دو برس اور ڈیڑھ برس کا بچہ بھی لا الہ الا اللہ جانتا ہے ۔ اگر کسی سے سوال ہو کہ میان تم مسلمان ہو تو وہ جھٹ لا الہ الا اللہ پڑھکر اپنے مسلمان ہونے کا ثبوت دیدیتا ہے ۔ اب غور کرو اور سوچو کہ اس اقرار اور اس کے تکرار کرنے مین کیا سر ہے ۔ کیا یہ ایک چھوٹی سی بات ہے جو کہ اہل اسلام کو بتلائی گئی تھی +

نہین ہرگز نہین اس چھوٹے سے فقرے مین دو باتین ہین اول حصہ مین تو **انکار** اور دوسرے مین **اقرار** ہے اور ان چند ایک چھوٹے حرفون مین اس قدر قوت اور زور ہے کہ اگر ایک شخص سو برس تک کافر رہے اور کفر کے کام بھی کرتا رہے لیکن اگر وہ اپنے آخر وقت مین لا الہ الا اللہ کہدے تو وہ کافرون سے الگ اور مسلمانون مین شمار ہونے لگ جاتا ہے ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفتین اور جنگین اور بڑی بڑی خونریزیان اور جانفشانیان انہی دو حرفون پر تھین انہی حرفون کے ذریعہ سے اجنبی لوگ دور دور سے آکر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پیارے بن جایا کرتے تھے ۔ کیا تمہارے خیال مین یہ کوئی منتر جنتر ہے ۔ نہین یہ کوئی منتر جنتر نہین ہے کہ بے معنے منہ سے کہدینے سے کوئی شعبدہ نظر آجاتا ہے جب یہ بات ہے تو کیا ہر ایک مسلمان کا فرض نہین ہے کہ وہ کم از کم غور تو کرلے کہ یہ ہے کیا ؟ کہ جس کے ذریعے سے سو برس کا شریر النفس دشمن معتبر دوست بنجاتا ہے اور سو برس کا دوست اس کے انکار سے دشمن بن جاتا ہے ۔

پیدائش کے بعد کچھ خواہشین ہوتی ہین جو کہ انسان کو لگی ہوئی ہوتی ہین بھوک چاہتی ہے کہ غذا ملے اور شکم سیری ہو پیاس چاہتی ہے کہ ٹھنڈا پانی ملے آنکھ چاہتی ہے کہ کوئی خوش منظر شے سامنے موجود ہو ۔ کان چاہتے ہین کہ سریلی اور میٹھی آواز ان مین پہونچے ۔ اسیطرح ہر ایک قوت الگ الگ اپنا تقاضائے وقتاً فوقتاً کرتی ہے لیکن ہم دیکھتے ہین کہ انسان بعض وقت ایسے کام بھی کرتا ہے جن کو اس کا جی نہین پسند کرتا ..... بعض تو ان مین سے ایسے ہین کہ قوم اپنے یگانے برادری اور اہل محلہ اور شہر والون کی مجبوری سے کرتا ہے اور بعض کام حاکمون کے ڈر سے کرنے پڑتے ہین جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان مین کسی نہ کسی کی بات کے ماننے کا بھی مادہ موجود ہوتا ہے انسان تو درکنار جیوانون مین بھی ہم ایک اطاعت کا مادہ پاتے ہین ۔ بندرون کو دیکھو کہ کس طرح سے ایک شخص کی بات مانتے چلے جاتے ہین اور اسیطرح سے سرکس مین کتے ۔ گھوڑے شیر ہاتھی وغیرہ بھی اپنے مالک کا کہا مانتے ہین پس انسان کو جیوانون سے متمیز ہونے کے لئے ان سے کہین بڑھ چڑھکر اپنے آقا اور مولا کی اطاعت کرنی چاہیے +

اللہ تعالے نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چھوٹے سے کلمہ مین اول تو ہر ایک کو اپنے بیگانے ۔ یار ۔ دوست ۔ خویش ہمسائے اور نفس و خواہش کی فرمان برداری سے منع فرمایا ہے اور یہ اس کلمہ کا اول حصہ لا الہ ہے لیکن اگر کسی کا بھی کہا نہ مانا جاوے تو زندگی محال ہوتی ہے انسان نہ کہین اٹھ سکتا ہے نہ بیٹھ سکتا ہے نہ کسی سے مل جل سکتا ہو نہ صلاح مشورہ لے سکتا ہے نہ کوئی کسب وغیرہ کرسکتا ہے اور اپنی ضروریات مثل بھوک پیاس لباس اور معاشرت وغیرہ سب سے اسے محروم رہنا پڑتا ہے اس لئے آگے **الا اللہ** کہکر ان سب باتون کا گر بتلا دیا ہے کہ تم سب کچھ کرو لیکن اللہ کے فرمان بردار بنکر کرو پھر دیکھو کہ دنیا تمہاری بنتی ہی کہ نہین ۔ کھانا کھاؤ ۔ کیون ۔ صرف اس لئے کہ خدا کا حکم کلوا ہے +

پانی پیو ۔ کیون ۔ صرف اسی لئے کہ اشربوا خدا کا حکم ہے اپنی بیبیون سے معاشرت کرو ۔ کیون صرف اس لئے کہ عاشروھن کا حکم ہے ۔ غرضکہ اسی طرح سے اپنے بیگانے کی ملاقات ۔ مان ۔ باپ اور حکام وقت کی اطاعت وغیرہ سب کامون کو خدا کے حکم اور اطاعت کے موافق بجالاؤ یہ معنے ہین الا اللہ کے کہ مین حالت عسر اور یسر مین صرف خدا کا فرمان بردار ہون +

اب انسان کو غور کرنا چاہیے کہ صبح سے لیکر شام تک اور شام سے لیکر صبح تک جس قدر حرکت و سکون وہ کرتا ہے اگر وہ خدا کے حکم سے اور فرمان کے بموجب کرتا ہے تو وہ اس کلمہ مین سچا ہے ورنہ وہ اسے کہنے کا ہرگز مستحق ... ہے +

مین یہان کس لئے آیا ہون ۔ دیکھو بھیرہ مین میرا مکان پختہ ہے اور یہان مین نے کچے مکان بنوائے اور ہر طرح کی آسائش مجھے یہان سے زیادہ وہان ملسکتی تھی ۔ مگر مین نے دیکھا کہ مین بیمار ہون اور بہت بیمار ہون ۔ محتاج ہون اور بہت محتاج ہون ۔ لاچار ہون اور بہت ہی لاچار ہون ۔ پس مین اپنے ان دکھون کے دور ہونے کے لئے یہان ہون ۔ اگر کوئی شخص قادیان اس لئے آتا ہے کہ وہ میرا نمونہ دیکھے ۔ یا یہان آکر یا کچھ عرصہ رہکر یہان کے لوگون کی شکایتین کرے تو یہ اس کی غلطی ہے اور اس کی نظر دھوکا کھاتی ہے کہ وہ بیمارون کو تندرست خیال کر کے ان کا امتحان لیتا ہے ۔ یہان کی دوستی ۔ اور تعلقات ۔ یہان کا آنا اور یہان سے جانا اور یہان کی بود و باش سب کچھ لا الہ الا اللہ کے ماتحت ہونی چاہیئے ورنہ اگر روٹیون اور چارپائیون وغیرہ کے لئے آتے ہو تو بابا تم مین سے اکثرون کے گھر مین یہان سے اچھی روٹیان وغیرہ موجود ہین ۔ پھر یہان آنے کی ضرورت کیا ۔ تم اس اقرار کے قائل ٹھیک ٹھیک اسی وقت ہو سکتے ہو ۔ جب تک تمہارے سب کام خدا کے لئے ہون ۔ اگر کوئی تمہارا دشمن ہے تو اس سے خوف مت کرو ۔ خدا تعالے فرماتا ہے ان الذین امنوا وعملوا الصلحت سیجعل لھم الرحمن ودا پ ۱۶ ع ۹ ۔ کہ ایمان دارون اور نیک عمل کرنی والون کے لئے ہم خود دوست مہیا کردین گے بڑی ضروری بات یہ ہے کہ تمہارا ایمان لا الہ الا اللہ پر کامل ہو +

مطالعہ کرو کہ ایک چھوٹے سے کلمے کی اطاعت کی جو ایک انگلی کے ناخن پر لکھا جا سکتا ہو کس قدر تاکید ہو اس لئے اپنے ہر ایک کام اور عزۃ اور آبرو کے معاملہ مین اور سکھ

اور دکھ میں جناب الٰہی سے صلح کرو۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک وقت ایسا آتا ہے کہ سوائے خدا کے سایہ کے اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ یہ واقعہ دنیا میں بھی پیش آتا ہے بیٹھے بٹھائے انسان کے پیٹ میں سخت درد شروع ہو جاتی ہے اور انسان ماہی بے آب کی طرح لوٹنے لگ جاتا ہے۔ بیوی سے بڑھکر غمگساری اور ماں سے بڑھکر محبت ہیں اور کوئی نہیں ہوتا لیکن دونوں میں سے ایک بھی اس کے دکھ کو دور نہیں کر سکتیں۔ جب تک خدا کا فضل نہ ہو۔ پس لا الٰہ الا اللہ کا مطالعہ کرو اس پر کاربند ہو اور خدا کے سوا کسی اور کے فرمانبردار نہ بنو اسی سے تم کو عزت آبرو اور دوست وغیرہ سب حاصل ہونگے تجربہ اور فہم کے لحاظ سے ہم جانتے ہیں کہ اس وقت خدا کا منشا ہے کہ لا الٰہ الا اللہ کا راج ہو۔ پس تم اس دعوے میں سچے نکلکر دکھلاؤ۔

مراسلہ

تازہ معجزہ حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر

حلفی شہادت

میں خداوند کریم کو حاضر ناظر سمجھکر اقرار کرتا ہوں کہ جو کچھ ذیل میں درج کرونگا یہ بالکل صحیح اور درست ہے اسمیں کسی قسم کی آمیزش یا بناوٹ نہیں۔

یہ خاکسار بگردش ایام ماہ ستمبر سنہ میں بیمار ہوا سدہ مفد ورمہا امکن علاج میں کوئی چارہ باقی نہ رہا۔ لائق لائق حکماء و ڈاکٹر صاحبان معالج رہے مگر اللہ کی مرضی کسی علاج سے جیسے کہ چاہئے فائدہ نہ ہوا ماہ اسوج سنہ میں رفتہ رفتہ میری طبیعت زیادہ علیل ہوگئی۔ پہر دو گوش میں سخت درد۔ بخار۔ لتورع۔ غشیان۔ ناطاقتی۔ بھوک بالکل معدوم بجز پانی منہہ سے کوئی آواز نکلتی تھی اور پانی پینے سے یہ کیفیت کہ ایک منٹ بھی شکم میں نہیں ٹھہر سکتا تھا۔ میرے گھر کے آدمی میری اس حالت کو دیکھکر گھبرا گئے تھے۔ ملازمان ماتحت و رنج و یار دوست موجودہ تفصیل میری زیست سے ناامید ہو چکے تھے۔ میں خود بھی حیران و متحیر اور خیال کرتا تھا کہ اب تندرستی و صحت مشکل ایسی گھبراہٹ میں میں نے بحضور مسیح الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک کارڈ بالتماس دعاء خیر گذارش کیا اور خدمتین مولوی نور الدین صاحب حکیم و مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ کارڈ ترسیل کئے اور التجا کی کہ حضرۃ صاحب سے میرے حق میں دعا کی درخواست کریں بلکہ میرا خیال ہے کہ جو کارڈ میں نے مولوی نور الدین صاحب کو تحریر کیا تھا اسمیں تحریر کیا تھا کہ میرا اب آخری وقت ہے اگر آپ سے کچھ ہو سکے تو امداد زادوین۔ اور ایسی بیقراری و اضطرابی کی حالت میں میں نے کئی دفعہ ارادہ کیا کہ کسی طرف کو چلا جاؤں لیکن طاقت سواری پالکی بھی نہ تھی۔ ایسی تردد میں سنا کہ قصبہ سانبہ میں کوئی لائق ڈاکٹر ہے وہاں پہونچکر علاج کرانا چاہا چنانچہ اسی ارادہ پر بسواری پالکی روانہ ہوا مگر جب موضع راجپورہ میں جو کہ بفاصلہ تین کوس پر تھا پہونچا تو آئندہ روانہ ہونے کی طاقت نظر نہ آئی با مر مجبوری اسی جگہ قیام کیا۔ اور اسی جگہ پر بہ واسطے نفیس ڈاکٹر صاحب ڈاکٹر مول چند صاحب کو سانبہ سے اور حکیم چراغ دین شاہ صاحب کو ظفروال ضلع سیالکوٹ سے طلب کیا۔ دونوں صاحب نہایت محبت اور محنت سے علاج میں مشغول ہوئے۔ الا مجھے ان کے علاج سے جیسا کہ چاہئے فائدہ نہ ہوا۔ بلکہ بعض وقت ڈاکٹر صاحب کے علاج کے مخالف سخت تکلیف ہوئی برف کے زیادہ استعمال سے من تک نوبت پہونچی۔ انہیں ایام میں مجھے خواب میں کسی نے کہا کہ تم پندرہ روز میں مرجاؤ گے جب بیدار ہوا تو سخت تشویش شروع ہوئی۔ میں نے اپنے گھر کے آدمیوں پر اس خواب کا حال ظاہر کیا۔ گو انہوں نے مگر خاطر خواہ تسلی دی کہ جلدی آرام ہو جاویگا خداوند کریم اپنا فضل کریگا خوابوں پر چنداں یقین و اعتبار مناسب نہیں لیکن میرے دل میں اس خواب کا پورا پورا اثر ہو چکا تھا اندر ہی اندر فکر لگا رہا اور بارگاہ الٰہی میں ہر وقت اس کے فضل و رحم کی دعا کرتا رہا اس خواب سے تیسرے چوتھے روز مجھے اللہ کے فضل و کرم سے خواب میں حضور پیرو مرشد مسیح الزمان **علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت** ہوئی ان کا لباس و چہرہ نورانی ویسا ہی تھا جیسا کہ میں دیکھا کرتا تھا ان کے ہاتھ میں چھوٹی سی تختی چوبی موجود تھی اور اس پر سفید کاغذ چسپاں تھا جس پر باریک باریک حروف بشکل حروف فارسی بطرز ذیل۔

یہ نمونہ فہرست تحریر تھی۔ حضرۃ صاحب نے میری طرف مخاطب ہو کر نہایت لطف اور فرخندہ لہجہ میں فرمایا اے بھائی جنہوں نے اس دفعہ مرنا ہے اس کی فہرست پہونچ گئی ہے) اور تختی میرے حوالہ فرمائی میں نے بغور اس کو دیکھنا شروع کیا مگر مجھے اپنا نام کسی جگہ معلوم نہ ہوا گو حضرت صاحب نے اس وقت اس عاجز سے کوئی زیادہ کلام نہ فرمائی مگر ان کے فرخندہ چہرہ اور تختی حوالہ کرنے سے میں سمجھ رہا تھا کہ ما فی الضمیر ان کا یہی ہے کہ اس دفعہ تم نے نہیں مرنا اور ان کی کلام نہایت ہی تسلی بخش تھی مگر ان کی زبان مبارک سے میں نے یہ لفظ نہیں سنے یہ میرا اپنا خیال ہے بعدہ میں بیدار ہوا۔ اور خداوند کریم کا شکریہ بجا لایا اور اس سے بعد روز بروز بیماری کم ہونے لگی اور اللہ کے فضل سے پندرہ روز بھی گذر گئے گو اس وقت بھی میں بیمار ہوں ۔۔۔ اور علاج شروع ہے مگر اللہ کے فضل سے اپنا کام بخوبی کر سکتا ہوں۔ فرائض منصبی کو انجام دے رہا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ اسی طرح خداوند کریم بہ برکت دعا مسیح الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام آئندہ بھی ہر ایک بلا و بیماری سے محفوظ رکھیگا آمین۔

آج تک جن صاحبان کے میں زیر علاج رہا ان کے نام نامی حسب ذیل ہیں:

لتہورن صاحب ڈاکٹر گوہر خان صاحب ڈاکٹر تلسی رام صاحب
ڈاکٹر روپ چند صاحب۔ ڈاکٹر چونی لعل صاحب۔ حکیم
فیروز شاہ صاحب۔ حکیم میر حسام الدین صاحب۔ ڈاکٹر
تیجا سنگھ صاحب۔ منشی اللہ دتا صاحب۔ اور اب مولوی حکیم نور الدین صاحب کا علاج شروع ہے تمام احمدی برادران سے التجا ہے کہ میرے حق میں دعا فرماویں کہ خداوند کریم اپنا فضل و رحم کرے۔

عریضہ نیاز

محمد حافظ ڈپٹی انسپکٹر تہانہ ہیرانگر ریاست جموں

ڈاکٹر رحمت علی صاحب مرحوم و مغفور

جن کی وفات کی نسبت میں نے صفحہ ۱۰ پر لکھا ہے اب پختہ طور سے سومالی لینڈ سے آئے ہوئے خطوط سے پتہ لگا ہے کہ واقعہ میں آپ وفات پا گئے ہیں ۵ اجنوری سنہ ۱۹۰۴ء کو سومالی لینڈ کے ملا یعنی اپنے دشمن کے ایک زخمی کو آپ مرہم پٹی کر رہے تھے کہ اس مردود مجروح نے اپنا بھالہ زور سے ان کو مارا اور آپ جان بحق ہوئے میرا ارادہ ہے کہ اپنے یگانہ دوست ڈاکٹر رحمت علی صاحب کا ایک تذکرہ الحکم میں دوں اس لئے میں اپنے افریقہ کے دوستوں اور ہم مجلسوں سے جن کی ڈاکٹر صاحب مرحوم اور میرے ساتھ افریقہ میں مجلس رہا کرتی تھی ملتمس ہوں کہ ڈاکٹر صاحب مرحوم کے حسن سلوک اور مروت جس جس کے ساتھ ہوئی ہوں وہ قلمبند کر کے ارسال کریں اور اعلیٰ افسران یوگنڈا ریلوے وغیرہ نے ان کی خدمات کے جو جو سرٹیفیکٹ ان کو بہ صلہ ان کی حسن خدمات کے عطا کئے

آریہ سماج اور نیوگ

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

اب رہا یہ امر کہ گویا ہم نے اپنی تحریروں میں ان کو گالیاں نکالی ہیں۔ سو ہم نے تو کوئی گالی اپنے کسی اشتہار میں نہیں نکالی۔ گالی کی تعریف تو کسی شخص کے حق میں ایسے توہین اور حقارت آمیز کلمات بیان کرنیکے ہیں جو اس کی نسبت خلاف واقعہ ہوں۔ اگر کسی شخص میں کوئی واقعی نقص موجود ہو تو بنظر اصلاح اُس نقص کے بیان کرنے کو گالی نہیں کہا جا سکتا۔ بلکہ وہ تو واقعہ اور اصلیت کا اظہار ہے۔ سچی بات کے صاف الفاظ میں بیان کرنے کو گالی کے مترادف اور ہم معنے سمجھ لینا نادانی اور جہالت کی دلیل ہے۔ اسی طرح کوئی شخص اگر اپنے حقوق طلب کرے تو اس کے اس امر کو بھی گالیاں سمجھ لینا ظلم ہے اور ہم اس بات کو ناظرین پر چھوڑتے ہیں کہ وہ خود ہماری اور آریہ صاحبان کی تحریرات پڑھکر انصاف کریں۔ ہم ذیل میں چند امور لکھکر دکھاتے ہیں کہ جو کچھ ہم نے لکھا ہے وہ بیکدلی اور سچی ہمدردی سے لکھا ہے کیا وہ گالیاں ہیں؟

(۱) اول ہم نے یہ لکھا تھا کہ آریوں کے نامی مسافر اور دھرم بیر اور پیشوا، جناب پنڈت لیکھرام صاحب کا آریہ مت کیطرف سے مسلم وکیل منتخب ہوکر ہمارے امام مہدی و مسیح موعود حضرت میرزا غلام احمدؑ کے مقابلہ پر دونوں مذہبوں اسلام اور آریہ دہرم کے منجانب اللہ اور حق اور باطل ہونے کا قطعی فیصلہ کرنے کے لئے پیش ہونا اور آخر میں پنڈت صاحب کی درخواست پر فریقین کا ایکدوسری کی موت کے متعلق پیشگوئیوں کو حق اور باطل کے فیصلے کے لئے اسی طرح سے قطعی معیار مقرر کرنا کہ جس شخص کی پیشگوئی سچی نکلے اُسی کا دین اور مذہب منجانب اللہ اور حق پر ہوگا اور اس کو پیشگوئی جھوٹی نکلنے والے فریق کے مذہب پر قطعی ڈگری حاصل ہوگی اور فریق مغلوب کے مذہب کا باطل اور شیطانی ہونا اسی سے فیصلہ پا جائے گا اس پر پنڈت لیکھرام صاحب کا پیشگوئی کرنا کہ مجھکو میرے پرمیشر نے خبر دی ہے کہ میرزا غلام احمد صاحب قادیانی بہ مرض ہیضہ تین سال کے عرصہ میں مر جاوینگے اور اس پیشگوئی کا سراسر جھوٹا نکلنا اور حضرت ممدوح کا تا اینندم زندہ ہونا اور پنڈت لیکھرام کا ہمارے مخدوم و مولا حضرت میرزا غلام احمد صاحب کی پیشگوئی کے مطابق باوجود قوی ہیکل اور مضبوط جوان ہونے کے احکم الحاکمین خدا کی سچی اور انتہائی عدالت کے حکم سے مقررہ وقت ولوم وماہ وسال وطریق سے ہلاک ہوکر اسلام کے قطعی اور مستقل ڈگری حاصل ہونے کے بعد بجز ہٹ دھرمی اور ضد اور سینہ زوری کے کونسی معقول وجہ ان کے ہاتھوں میں ایسی باقی رہ گئی ہے جس کے حوصلہ پر آریہ دھرم کو خدا اور مخلوق کے سامنے سچا بیان کر سکتے ہیں اس عظیم الشان آسمانی فیصلہ سے ایمانی فائدہ اٹھانا چاہئے تھا اور ہم آریہ دہرم پر فتحمند اور منصور ڈگری دار ہونے کی حیثیت میں اپنے فیصلہ اور ثابت شدہ حق کا آریوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ تمام مباحثات سے پہلے وہ اس سے [illegible] اور [illegible] کا جواب دیں کہ کیوں اس کو ٹال مٹول میں رکھ رہے ہیں۔ کیا انصاف کے رو سے اسلام پر اس فیصلہ کے مطابق ایمان لانے اور آریہ دھرم کو باطل سمجھنے سے گریز کی کوئی وجہ ہو سکتی ہے؟ کیا جس بات کو خدا نے جھوٹا ثابت کر دیا ہے اس پر اڑے رہنا ست سے پیار ہو سکتا ہے!؟ اب ناظرین انصاف کریں کہ ہم نے تو یہ امر حق پیش کر کے اپنا حق طلب کیا ہے کیا اس کا نام گالی ہو سکتا ہے۔

(۲) ہم نے یہ لکھا تھا کہ اس وقت تک ہم کو یہی معلوم ہو سکا ہے کہ جناب سوامی دیانند جی مہاراج اور پنڈت لیکھرام جی مہاراج اور آریہ دھرم کے دوسرے مسلم پیشوا اور ہادی اور بیر اور شریان مہان پرش اور اشٹریمتیوں نے باوجود نیوگی ضروریات پیش رہنے کے نیوگ کرنے کرانے کے عملی نمونے نہیں دکھلائے جو اس بات پر گواہی ہے کہ وہ بھی اس پر عمل کرنے سے فطرتاً پشیمان اور متامل تھے۔ سوامی جی مہاراج گرہست کے تعلقات سے الگ رہے۔ اس لئے انہیں اس غیرت اور شرم وحیا اور ضرورت عفت کا جو بچارے گرہست کے لئے ضروری ہوتا ہے کچھ ذاتی تجربہ کبھی حاصل نہ ہوا۔ اسی محرومی کی وجہ سے انہوں نے اس اپوتر مسئلہ کو اپنی کتاب میں لکھکر اوراق کو ناپاک کر دیا۔ ہمارے ایمان میں یہ ایک نہایت ناپاک مسئلہ ہے اور اس کا سرچشمہ بھی ناپاک ہے۔ کیونکہ روشنی کے سرچشمے سے تاریکی نہیں پیدا ہو سکتی۔ اگر آریوں کو ان باتوں سے اتفاق نہیں تو مہربانی کرکے وہ ثابت کر دکھائیں کہ (۱) جناب سوامی مہاراج نے اپنی مصلحانہ زندگی میں کسوقت گرہست اختیار کیا تھا (۲) ان کو پاک اور باعزت خاندانوں کی ضروریات غیرت و لاج پت وغیرہ کی ذاتی تجربہ سے حس حاصل ہو گئی تھی (۳) انہوں نے خود یا ان کی اچھیا اور ہدایت سے ان کے خاندان میں کسی نے نیوگ کیا کرایا تھا! (۴) ان سے ان کا نیوگی یادگاروں کا سلسلہ چلا اور اب تک یا ان کے کسی وقت بعد تک ان کے سلسلے حسب و نسب میں ہونے کا فخر رکھنے والے موجود ہیں؟ (۵) یہ مسلم بات ہے کہ لیکھرام جی مہاراج کو بوجہ اولاد نرینہ نہ ہونے کے اپنے گھر میں نیوگ کرانے کی ضرورت تھی تو باوجود ضرورت انہوں نے کبھی اپنے گھر میں جوگ کرایا یا خود ہی کہیں کیا اور اسی سے ان کا سلسلہ اولاد نرینہ چلا ہے؟ (۶) یا زمانہ حال کے نامی آریہ لیڈروں میں سے ہی کسی نے اس پر عمل کیا یا کرایا ہو؟ لیکن جہاں تک ہم کو معلوم ہے آریہ صاحبان ان باتوں کا کوئی ثبوت پیش نہیں کر سکتے۔ پھر ہماری بات کو کس عقل سے گالی قرار دیتے ہیں۔ خود اپنے پیشواؤں کی نسبت خلاف واقعہ ایمان رکھتے اور ان کو ان باتوں کا متہم کرنا چاہتے ہیں جو ان میں نہیں۔ یہی گالیاں ہیں جو آپ اپنے بزرگوں کو دے رہے ہیں ہم تو کسی کے بزرگ کو گالی دینا گناہ سمجھتے ہیں

اصل میں نیوگ دو لفظوں نے یا نیو اور وگ سے مشتق ہے اور نیو اس محبت اور یارانہ کو کہتے ہیں جو محبت کا مقدمہ ہوتی ہے اور وگ گائیوں کے گلے کو کہتے ہیں۔ پس نیوگ کے معنے گایوں کے آپس میں نر و مادہ کے متعلق صحبت کے ہوئے اعلےٰ زبان کی عزت بھی تو جب ہی بحال رہ سکتی ہے کہ وہ اپنے اکثر الفاظ کی وجہ تسمیہ پیش کر سکے نیوگ کی وجہ تسمیہ میں یہ بات یقینی طور پر پڑتی ہوئی ہے کہ یہ وہ رسم ہے جس میں گئو والے اچھے سانڈوں سے بچہ حاصل کرنے کے لئے گائیوں کو ان کے پاس لیجاتے ہیں۔ اور گئو ڈھاپنے کے عوض میں سانڈوں کو پرورش کرتے کھلاتے اور پلاتے ہیں۔ یہ ایک حیوانی رسم ہے انسانوں کے لئے نہیں۔ ہم وید کے مصنفوں کو اس قدر بےعقل نہیں مان سکتے کہ ان کی اس رسم کو درج کرنے ---

ردّ اہل تشیع

مکالمہ مابین مولوی برہان الدین صاحب احمدی ویکلے از شیعہ صاحبان

شیعہ صاحب - مولوی صاحب آپ بڑے نرم مزاج ہوتے ہیں مگر پھر بھی اگر خفا نہ ہو اور ملائمت سے چند باتوں کا جواب دو تو ایک سوال کرتا ہوں۔

مولوی صاحب - بیشک بشوق دل پوچھئے کیونکہ لا اکراہ فی الدین۔

شیعہ صاحب - جس شخص نے خاتون جنت کو کوڑے مارے وہ آپ کی نظر میں کیسا ہے -

مولوی صاحب - آپ اپنے سوال میں دوسری بات بھی شامل کر لیں تاکہ اس کا جواب بھی دیدوں

شیعہ صاحب - اجی مولوی صاحب وہ کونسی بات۔

مولوی صاحب - وہ یہ ہے کہ جس نے خاتون جنت کو لات مار کر یا کواڑ دبا کر حمل گرا دیا وہ کیسا ہے -

شیعہ صاحب - اچھا یہ بھی سہی اب دونوں کا جواب دو -

مولوی صاحب - کیا حد لگواتے ہو -

شیعہ صاحب ہاں حد لگا دو اور کیا چاہیئے -

مولوی صاحب - وہ ایسا برا ہے کہ اس سے زیادہ جہان میں اور کوئی برا نہیں مگر ایک شخص -

شیعہ صاحب - وہ کون شخص ہے جو اس سے برا ہو سکتا ہے -

مولوی صاحب - ٹھہریئے - جنت خاتون کی نصرۃ و امداد کی فرضیت کے وجوہ میں بیان کر دوں پھر بتاتا ہوں۔

شیعہ صاحب - فرمایئے -

مولوی صاحب - اگر ایک شخص خاتون جنت کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹی جانتا ہو اور اس کے سامنے یہ سب ظلم خاتون جنت پر ہوئے ہوں اور باوجود قدرت کے وہ مظلومہ کی امداد نہ کرے تو پھر وہ شخص تمہارے نزدیک کیسا ہے -

شیعہ صاحب - اجی ایسے مردود کو دفع کرو اس کا نام کیا لینا -

مولوی صاحب خاتون جنت ایسی عورت کی بیٹی تھی جس نے اپنا تن من دھن نبی علیہ السلام کی بےبسی اور بیکسی کے وقت میں ان پر قربان کر دیا - بتاؤ جس نے باوجود قدرت کے اس کی نصرت نہ کی اس کا کیا حال

شیعہ صاحب - ایسا گمراہ اور مردود فی النار و بئس المستقر ہے اس کا کیا نام لینا۔

مولوی صاحب - وہ ایسے دو مقبولوں کی والدہ تھی جو آج کوئی غوث بھی ان کی مقبولیت کا درجہ نہیں رکھتا - پھر جس نے باوجود قدرت کے اس کی نصرۃ نہ کی اور ظالم کو ظلم سے نہ روکا اس کا کیا حال حالانکہ خاتون جنت معصومہ و سیدہ تھیں

شیعہ صاحب - ایسے ملعون - جہنمی کا کیوں بار بار ذکر کرتے ہو -

مولوی صاحب - پھر اگر خاتون جنت اس کے رشتہ میں قریبی بھی ہوں اور باوجود اس پیوند کے اور قدرت کے اس نے نصرت نہ کی تو کیا حال -

شیعہ صاحب - میں جو کہتا ہوں کہ ایسے شریر اور مردود کا نام نہ لو اور ذکر ہی چھوڑ دو -

مولوی صاحب - پھر اگر خاتون جنت اس کی بیوی بھی ہوں اور اس نے امداد نہ کی ہو تو کیا حال -

شیعہ صاحب - چہرہ سرخ ہو گیا آنکھیں لال لال ڈورے آ گئے اور خفگی سے مولوی صاحب کو گھورنے لگے - اور زور سے پوچھا کہ وہ کون؟

مولوی صاحب - تم خود سمجھ لو چوں والی وہی سوالات خطا بست -

شیعہ صاحب - کیا مولیٰ مرتضیٰ علی کو کہتے ہو؟

مولوی صاحب ہاں جناب انہی کی ذات شریف کا ذکر ہے آپ تو مجھے نرمی کی درخواست کرتے تھے مگر اب ذرا اپنا نمونہ ملاحظہ فرمایئے -

شیعہ صاحب - خوشی میں آ کر - یہ کیا کہتے اور کرتے ہو -

مولوی صاحب - حضرت خفا ہونے کی بات نہیں آپ کے سوالوں کے جواب میں نے کیسی متانت سے دئے اور جو برا ہونے کا مستحق تھا اسے برا کہا اب آپ بھی جواب دے رہے تھے میں نے تو کوئی زائد بات نہیں کہی۔

بھلا بتلایئے کیا خاتون جنت محمد رسول اللہ صلعم کی بیٹی نہ تھیں -

شیعہ صاحب بیشک تھیں۔

مولوی صاحب - کیا خدیجہ رض نے اپنا تن من دھن آنحضرۃ صلعم کی بیکسی کی حالت میں آپ پر قربان نہیں کیا تھا

شیعہ صاحب بیشک کیا تھا -

مولوی صاحب - کیا خاتون جنت حسنین کی والدہ نہ تھیں

شیعہ صاحب بیشک تھیں -

مولوی صاحب - کیا خاتون جنت کا اس میں کچھ قصور یا خطا بھی تھی -

شیعہ صاحب - بالکل نہیں مطلق نہیں - ہرگز نہیں خطا کا نام و نشان اور بو بھی آپ میں نہ تھی -

مولوی صاحب - کیا خاتون جنت حضرۃ علی رض کی قریبی رشتہ دار نہ تھیں۔

شیعہ صاحب - بیشک تھیں -

مولوی صاحب - کیا وہ مولےٰ مرتضیٰ کی بیوی نہ تھیں -

شیعہ صاحب بیشک تھیں -

مولوی صاحب - مرد خدا - ذرا انصاف فکر کرو میں نے کونسی خلاف واقعہ بات بیان کی تھی جس پر آنکھیں دکھاتے ہو -

شیعہ صاحب - کا غصہ ذرا فرو ہوا اگر آپ اسی لہجہ میں کھسیانے ہو کر کہنے لگے ہیں صاحب مولےٰ مرتضیٰ نے صبر کیا -

مولوی صاحب - بھائی میں نے ابھی تک نصرۃ کی قدرۃ کے دلائل تو بیان نہیں کئے تم نے سنا نہیں اور جواب اول ہی سے دیتے ہو -

شیعہ صاحب - اچھا فرمایئے -

مولوی صاحب حضرت علی رض کے جسقدر نام ہیں ان میں شیر صفت یا سے پائے جاتے ہیں مثلاً حیدر بمعنے شیر - علی بمعنے شیر - اسد اللہ آپکو کہتے ہیں اسد بمعنے شیر - حیدر کرار - یعنی بار بار کفار پر حملہ کرنیوالا اسد اللہ الجبار - اور بھی دو نام ہیں جنہوں نے حد ہی کر دی ایک مظہر العجائب دوسرے مظہر الغرائب -

اب بتلاؤ کہ ان صفات والے کے سامنے عمر رض کی بھی کچھ حقیقت ہو سکتی ہے -

شیعہ صاحب - کی باچھیں کھل گئیں اور خوشی سے بول اٹھے اس کی کیا مجال ہے کہ ان صفات میں سے حصہ لیوے -

مولوی صاحب - اب آپ بتلا دیں کہ جو شخص بڑا گناہ کرے وہ اول بڑی سزا کا لائق ہوتا ہے کہ نہ -

شیعہ صاحب - بیشک بڑا بدکار اول بری سزا کے لائق ہے -

مولوی صاحب - بھائی میاں اب خدا کو حاضر ناظر جان کر ایمان سے کہو کہ مذکورہ بالا بیان سے حضرت علی بقول تمہاری شہادۃ کے بڑے گناہگار ثابت ہوتے ہیں۔

مولوی صاحب - تو بھائی اب تو فیصلہ ہو گیا - اگر تم عمری زبان سے کچھ عمر کو کہلوانا چاہتے ہو تو میں کہہ کو ملیار لیکن چونکہ حضرۃ علی تمہاری زبان کاٹی سو ہے

گنہ گار ثابت ہوئے ہیں۔ ان کے لئے تم ہی سزا تجویز کرو اب حد لگانے میں اگر دیر ہے تو تمہاری طرف سے نہ کہ میری طرف سے جو سزا حضرۃ علی کے لئے تجویز کروگے اس سے کم میں عمر کے لئے تجویز کروں گا۔

اور بھی ایک بات اور رہ گئی ہے کہ حضرۃ علیؓ نے عین وقت ظلم میں ظالم کو نہ روکا اور پھر اس کے بعد سارا دن گذر گیا بلکہ دوسرا دن بلکہ ہفتہ۔ دو ہفتہ مہینہ کئی مہینے سال بلکہ چوبیس سال تک ظلم کا بدلہ ظالم سے نہ لیا۔ بدلہ کیا۔ خفگی تک کا اظہار نہ کیا بلکہ الٹا اس کا معاون و مددگار بنا رہا حتی جب خود مختار بنا تو اتنا بھی نہ کیا کہ اس کی بیٹوں اور پوتوں وغیرہ کو بیعزت کرتا اور انہی میں سے کسی کو گرا دیتا کیا تمہارے پاس حضرۃ علی رضؓ کی بے بیتی کے لئے کوئی جواب ہے۔

شیعہ صاحب ۔ حضرت علی نے صبر کیا۔

مولوی صاحب ۔ جناب صبر تو تب ہوتا کہ اپنے نفس کا کوئی انتقام ہوتا تو نہ لیتے یہاں تو سرور کائنات سید الموجودات کی عفیفہ معصومہ بیٹی کو بیعزت دیکھکر چپ رہنا لازم آتا ہے کیا اس کا نام صبر رکھتے ہو۔ ہمارا تو ایمان یہ ہے کہ حضرۃ علی باطن ہی کے علی۔ حیدر کرار۔ اسد اللہ مظہر العجائب والغرائب نہ تھے بلکہ ظاہر کے بھی آپ ایسے ہی تھے۔ لیکن تمہارا تو یہ ایمان معلوم نہیں ہوتا بلکہ تم تو ان کو بجائے حیدر کرار کے ثعلب فرار اور بجائے اسد اللہ الجبار کے ابن آدمی الغدار اور بجائے مظہر العجائب والغرائب کے مورد المعائب والمصائب قرار دیتے ہو تم اہل بیت کے دوست ہو یا چھپے دشمن۔ آخر شیعہ صاحب سے کچھ جواب بن نہ آیا اور چپکے چلدیئے۔ دو ماہ کے بعد ایکدن گفتگو میں کہا کہ ہمارے بڑے شیعہ بھی اس واقعہ کو نہیں مانتے یونہی کسی نے جھوٹ مشہور کردیا ہے ؎

کارخانہ کی طرف سے نوٹس

لعبض احباب خریداران البدر نے ایک ایک دو ماہ کر لئے ادائیگی قیمت میں التوا چاہا ہے ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ جس ماہ یا تاریخ پر انہوں نے قیمت کے ادا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے اس تاریخ پر بلا مطالبہ کارخانہ قیمت دفتر البدر میں پہنچا دینی چاہیئے اگر نہیں پہونچے گی تو ان کے نام اخبار بذریعہ وی پی ارسال ہوگا۔ اور بجائے ۲؎ کے ان کے نام ۲؎ کا وی پی اس لئے ارسال ہوگا کہ خط و کتابت وغیرہ کا خرچ جو مطالبہ اور یاد دہانی کے لئے کارخانہ کو کرنا پڑتا ہے وہ وصول کیا جاوے الیفائے وعدہ کا حکم قرآن شریف میں ہے اور یہ صفت متقیوں کے صفات حسنہ میں سے ہے پس ہمارے خریداران اور ناظرین کو اس کی طرف بڑی پابندی سے متوجہ ہونا چاہیئے۔

(مینیجر)

مکتوبات حضرۃ حکیم الامت

بنام حاجی الہ دین صاحب
عرائض نویس صدر شاہ پور
ضلع شاہ پور

او آرام دل وجان ثلج روح وروان۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

اس وقت آپکی بیماری کا حال لاہور سے اور بھیرہ میں پہونچکر دوسرے روز مسہل لینا۔ اور مسہل سے دوسرے روز آرام پانا۔ اور حکیم شیخ احمد صاحب کی توجہ علاج میں۔ اور آپ کی ضعف و نقاہت کا حال میرے واسطے ایک عجیب بہار و خزان کا موجب ہے میرا مالک جلد تر صحت و قوت مرحمت فرما کر راقم الحروف کو طمانینت بخشے۔ میرے دوست پیارے کونین کا کھانا دودھ کا پینا بہت ہی مناسب ہے جناب حکیم صاحب بندہ ام تا زندہ ام اب کہاں گئے شاید منسوخ الحکم آیات میں معدود ہوئی راقم تو قرآن شریف میں بھی نسخ کا قائل نہیں تھا۔ یہاں کیوں جلد تر قائل ہوگیا بخدمت ہمہ اخلاق جناب شیخ فضل الٰہی صاحب السلام علیکم سفر کشمیر جلدی جلدی آتا جاتا ہے۔ خدا لے میری واسطے آرام کی تدبیر بتادی۔ اب آپ فرمایئے کیا ارادہ ہے آپ کی ہمراہی یاد ہی بخدمت جمیع حال پرسان سلام واجب

(۱۱ جون ۱۸۹۷ء کا تک)

(نورالدین)

السلام علیکم۔ خاکسار بشنید خبر انتقال مہاراجہ جموں پونچھ سے جموں پہنچا۔ کوہستان کے راستے آنا ہوا اگر آپ فرماویں آپ کے لئے بہت دعائیں کروں۔ الا پیارے باری تعالیٰ کی جناب میں آپ خود کیوں نہیں گڑگڑاتے اے میرے محسن میں نے گناہ پر گناہ کیا اور تو نے ہمیشہ عفو فرمایا۔ اور پردہ پوشی کی اے ارحم الراحمین میرے فلاں فلاں غموم میں تو محض اپنے کرم سے دستگیری کر۔ میں تیری بارگاہ میں تیرا ہی نام تیرا ہی کرم شفیع کرتا ہوں شادی کے معاملہ میں وان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین یاد رہے اور میں ہر طرح حاضر ہوں جیسی وقت کہو۔ (۱) مرزئی کا جلانا ممنوع ہے دلیل لا یعذب بالنار الا رب النار۔ حدیث میں وارد ہے (۲) مگر اکل حلال ہے یعنی اس کا جزو حرام نہیں مگر دم مسفوح۔ دلیل۔ ھو الذی خلق لکم ما فی الارض سے کل اشیاء کی حلت ثابت ہے کچھ منخنقہ و موقوذہ۔ متردیہ النطیحہ وما اکل السبع کی حرمت قرآن سے اور سباع وغیرہ محرمات کی۔ تحقیق حدیث سے ثابت ہے باقی کل اشیاء اباحت اصلی پر ہیں (۳) مسح بیان کرنے سے مگر وہ نہیں ہوتی دلیل بالا دیکھیں) جواب لفافہ اول۔ ضیاء اور قاموس میں ہے پس سوتی جراب اور چمڑے کے موزہ کو عام ہے چمڑے کی تحقیق نہیں۔ صاحب مجمع البحار نے تحقیق کی اور دلیل نہیں دی۔

۲۷ ستمبر ۱۸۸۵ء

ضروری اطلاع خریداران

جن اصحاب کا سال ۳۱ دسمبر کو ختم ہو چکا ہے ان کی خدمت میں ۸ جنوری کا اخبار وی پی کرنے کو لکھا تھا۔ مگر بوجہ مصروفیت کارو وی پی ارسال نہ ہو سکے اور چونکہ اخبار کو وی پی ارسال کرنے میں اخبار کی موقت اشاعت پر اثر پڑتا ہے اس لئے **القول الفصیح** جس کی قیمت صرف ۱۲ ہے اخبار کے قائم مقام خریداران کو ارسال کیا جاوے گا نیز جنوری میں

حل مسائل

کوئٹہ سے کچھ مسائل ایک احمدی دوست نے دریافت کئے ہین مولانا حکیم نورالدین صاحب سے استفسار کرکے ان کا جواب درج کیا جاتا ہے

سوال۔ (۱) کیا جماعت احمدیہ کو اہل ہنود کی ہاتھ کی مٹھائی وغیرہ اشیاء کھانی جائز ہین ٭

جواب (۱) قادیان مین حضرت امام علیہ الصلوۃ والسلام کا عمل درآمد یہ رہا ہے اور ہے کہ ہنود کے ہاتھ کی مٹھائی وغیرہ برابر آپ لے کر استعمال کرتے ہین۔ شربت اور چاء اور دیگر ضرورتون کے لئے مصری قند وحلوائیون کے ہان سے جاتی ہے اور دوسری اشیاء بھی ٭

(۲) اہل ہنود اہل کتاب مین شمار ہوتے ہین کیونکہ وہ ایک آسمانی کتاب کے مدعی ہین اور ان کا وجود قبل از بعثت رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم چلا آرہا ہے۔

بعض ہنود آریہ۔ سناتن دھرم جو وید کو کلام الٰہی مانتے ہین وہ اہل کتاب معلوم ہوتے ہین ٭

اسیطرح پارسی بھی اہل کتاب ہین ہان سکھ نہین ہوسکتے۔ جین۔ بدھ بھی اکثر کتاب کے قائل ہین ٭

سوال ۲۔ کیا فوت شدہ شخص کو قرآن مجید پڑھکر پہنچانا جائز ہے۔ اور ثواب موتے کو ہوتا ہے!

کیا موتے کے لئے کھانا پکاکر کھلانا جائز ہے!

جواب۔ دونون صورتون مین ثواب میت کو پہونچتا ہے ٭

سوال (۳)۔ یا رسول اللہ کہنے پر وہابی اعتراض کرتے ہین کیونکہ یا حاضر اشخاص کے لئے ہوتا ہے۔

جواب۔ ا۔ کیا جب آنحضرت صلعم کو یا سے یاد کرنا اللہ تعالےٰ کو یا کہکر پکارا جاتا ہے تو وہ سامنے حاضر ہوتا ہے حسی طور پر تو اس کا ثبوت نہین۔ اب رہی صفات کی بات کہ وہ صفات سے حاضر ہوتا ہے تو اپنی صفات کے رو سے جو مطالعہ کے طور پر صاحب صفات ذہن مین سامنے آجاتا ہے اسیطرح نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ویسا سامنے آجاتے ہین ٭ اور ہر زمانہ مین موجود ہین۔ حضرت مرزا صاحب بھی ان کی موجودگی کا ثبوت ہین پھر قرآن شریف مین ہے یاحسرۃ علی العباد کیا حسرت سامنے موجود ہوتی ہے یا وہ سب عباد ہوتے ہین جو مخاطب ہوتے ہین

جواب ۲۔ فرط محبت یا فرط غم نیز نظم مین غائب کو ندا کی جاتی ہے اور اس سے یہ مراد نہین ہوتی کہ وہ بجسد عنصری موجود ہو بلکہ اظہار محبت کا یہ ایک طریق ہے

حضرت عیسیٰ ع کے صاحب شریعت نہ ہونیکا ثبوت

گولیکے ضلع گوجرات سے ذیل کا سوال آیا ہے۔

سوال۔ عیسیٰ علیہ السلام کے موسوی خلیفہ ہونے اور صاحب شرع رسول نہ ہونے کا کیا ثبوت ہے اور شرع لکم من الدین ما وصی بہ نوحا الخ کا کیا جواب۔

جواب (۱) سورہ مزمل مین اللہ تعالےٰ فرماتا ہے انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا ٭

یعنی ہم نے تمہاری طرف ایساہی ایک رسول بھیجا ہے جیسے کہ فرعون کی طرف بھیجا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جیسے آنحضرت صلعم صاحب شریعت بذات خود ایک نبی تھے ویسے ہی موسےٰ علیہ السلام بھی تھے جن سے آپ کو تشبیہ دی گئی۔ اگر آنحضرت م اور موسےٰ ع کے درمیانی زمانہ مین کوئی اور بھی صاحب شریعت نبی ہوتا تو اس کا حوالہ دیا جاتا۔ اور کیون نہ فرمایا کمثل عیسیٰ۔

(۲) قرآن شریف مین ہے ومن قبلہ کتاب موسیٰ اماما ورحمۃ پ ۲۶ رکوع ۲۔ یعنی اس قرآن سے پہلے صرف موسےٰ علیہ السلام ہی کی کتاب ہے جو کہ امام اور رحمت ہے یعنے شریعت ہے جسپر کماحقہ عمل کرکے انسان قرب اللہ کے عالی مراتب حاصل کرسکتا ہے۔ پس اگر قرآن شریف اور توریت کے درمیان کوئی اور کتاب بھی شریعت ہوتی یا نبی صاحب شریعت ہوتا تو اس کی کتاب کو امام اور رحمت کہا جاتا اس سے بھی ثابت ہے کہ حضرۃ عیسیٰ ع صاحب شریعت نہ تھے۔

(۳) انجیل کے معنے خود بشارت یا خوشخبری کے ہین اور اس قسم کی بشارتین عموماً خدا کے برگزیدون پر نازل ہوا کرتی ہین اس مین کوئی خصوصیت مسیح علیہ السلام کی نہین ہے اور نہ اس مین کوئی شریعت ہے اور نہ انجیل کا خود دعوے صاحب شریعت ہونے کا ہے۔

خود مسیح کا قول نقل ہے کہ مین توریت مین سے کوئی نکتہ اوپر تلے کرنے نہین آیا۔ یعنی کہ اسکو برقرار رکھتا ہون اس سے بھی ثابت ہے کہ مسیح علیہ السلام صاحب شریعت نہ تھے ٭

(۴) اس وقت عیسائی اقوام کا عمل درآمد بھی ایک بڑا ثبوت ہے کہ انجیل شریعت نہین ہے اور نہ مسیح صاحب شریعت کیونکہ ان کو تمدنی اور سیاسی زندگی کے لئے خود قوانین وضع کرنے پڑتے ہین ٭

(۵) سورہ احقاف آخری رکوع مین ہے کہ نفرا من الجن نے اپنی قوم سے جاکر کہا انا سمعنا کتابا انزل من بعد موسےٰ مصدقا لما بین یدیہ کہ ہم ایک کتاب سن آئے ہین جو موسیٰ کے بعد نازل ہوئی پس اگر درمیانی زمانہ مین انجیل شریعت اور مسیح صاحب شریعت ہوتے تو وہ کہتا کہ جو عیسیٰ علیہ السلام کے بعد نازل ہوئی۔

(۶) آل عمران رکوع مین مسیح کی نسبت اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ویعلمہ الکتاب والحکمۃ والتورات والانجیل جس سے ظاہر ہے کتاب توریت کی تعلیم مسیح علیہ السلام کو دی گئی تھی اور انجیل صرف حکمت اور دانائی کی باتین تھین نہ کہ شریعت۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اس سے ثابت ہو کہ مسیح سے کہین بڑھچڑھکر ہے کہ آپ صلے اللہ علیہ وسلم کو کسی سابقہ کتاب کی تعلیم نہین دی گئی خدا تعالےٰ نے خود آپ کو بلا واسطہ تعلیم اور شریعت دی افسوس ان مولویون پر جو کہ حضرت مسیح کا درجہ آنحضرت صلعم سے بڑھچڑھکر مانتے ہین اور پھر اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہین ٭

طبی نوٹ

افیون کو چھوڑنے کی ترکیب

حضرۃ حکیم نورالدین صاحب فرماتے ہین کہ افیون کی عادت ترک کرنے مین صرف تین دن تک مریض کو سخت تکلیف ہوتی ہے اور لوگون کو اس کی حالت سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس کی زندگی محال ہے مگر اصل بات یہ ہے کہ ترک افیون سے انسان مرتا نہیں ہے اکثر لوگون نے اس عادت کو میرے زیر علاج رہکر ترک کیا

...... اور غفلت ایک اور گناہ اس کے سوا ہے پس اس دینی خدمت کو بڑی احتیاط سے بجالایئے مین اس اطلاع کے بعد حتی الوسع اپنے فرض سے سبکدوش ہون اور اب اخبار و مطبع کے متعلق غلطی کی ...... اصلاح کرکے آئندہ کسی کو بچانا یا بٹھوکر موقعہ دینا آپ کا اختیار ہو۔ (ایڈیٹر)

میں نے ان سوؤں میں ان کو میش جدوار - ایستھن سائرپ اور اساپھیڈا (ایک ہینگ کا مرکب) کا کثرت سے ان کو استعمال کرایا خدا کے فضل سے چوتھے دن مریض بالکل شفایاب ہوگیا ؂

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خانصاحب ذکر کرتے ہیں کہ حال ہی میں ایک شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے بیعت کی اُسے افیون کی عادت تھی کسی نے اُسے طعنہ مارا کہ تو مرزائی ہوکر افیون کھاتا ہے اس نے اسی دن افیون کو ترک کردیا - ۳ دن سخت مصیبت کے اس پر گزرے اور ہر چند اُسے کہا گیا کہ جان رکھنے کے لئے تھوڑی سی کھالے مگر اس نے نہ کھائی - آخر چوتھے دن خدا کے فضل وکرم سے بالکل تندرست ہوگیا اور افیون کی عادت چھوٹ گئی - ڈاکٹر صاحب اپنا ذکر کرتے ہیں کہ مجھے حقہ نوشی کی سخت عادت تھی آخر ایک دن چھوڑنے کا مصمم ارادہ کیا اور علاج یہ کیا کہ گھر میں کہلا بھیجا کہ کھانا ہر وقت طیار رہا کرے - چنانچہ جب حقہ کا خیال آتا تو گھر میں جاکر کھانا کھالیتا اس طرح سے حقہ کی عادت بالکل چھوٹ گئی -

میں افریقہ میں تھا اور ڈاکٹر رحمت علی صاحب اور منشی محمد ابراہیم صاحب ٹھیکیدار وغیرہ اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت اقدس کا ایک اشتہار اپنی جماعت کو تنبیہ کے عنوان سے پہونچا جس میں حضرت اقدس نے حقہ نوشی کی مجلسوں میں شریک ہونیوالوں سے اظہار رنج فرمایا ہوا تھا ڈاکٹر رحمت علی صاحب اور منشی محمد ابراہیم صاحب کو حقہ نوشی کی سخت عادت تھی مگر اس اشتہار کو پڑھکر ہر دو صاحبوں نے عزم مصمم کرلیا کہ اب حقہ کشی ترک کردیں گے چنانچہ وہ دن اور آج کی گھڑی کہ پھر یہ صاحب حقہ کے نزدیک نہیں گئے -

حضرت اقدس فرمایا کرتے ہیں کہ عادات کو ترک کرنا اور ان میں تغیر پیدا کرنا اسی کا نام کرامت ہے ایسی بدعادات کو ترک کرنے سے انسان کو کچھ بھی تکلیف نہیں ہوتی اس کا ایک بڑا ثبوت یہ ہے کہ جب بھنگ چرس - افیم - شراب خوار لوگ اپنی کسی بدکاری کی وجہ سے جیل خانہ میں جاتے ہیں کئی کئی سال وہاں رہتے ہیں اور بغیر نشہ کے گزارہ کرتے ہیں نہ مرتے ہیں نہ بیمار ہوتے ہیں اس لئے جو لوگ بدعادات کے عادی ہیں ان کو ترک کرنے میں کسی آئندہ خطرہ سے نہ ڈرنا چاہئے بلکہ بڑی جرأت سے محض خدا کی رضا کے لئے ان کو چھوڑنا چاہئے ؂

فہرست مضامین سر الشہادتین

(۱) سورہ یٰسین کا تعلق حضرۃ مسیح موعود سے -
(۲) ریل کا ذکر سورہ یٰسین میں ؂
(۳) کسوف خسوف ماہ رمضان میں جو مسیح موعود کی علامت ہے اور پوری ہوچکی ہے اس پر مخالفین کے اعتراضوں کا دندان شکن جواب سورہ یٰسین میں
(۴) وفات مسیح کا ثبوت سورہ یٰسین سے
(۵) قصہ اصحاب القریہ کا ذکر قرآن شریف میں ہونیکی وجہ خصوصیت اور اس قصہ کا مسیح موعود کے زمانے میں ایک واقعہ کی پیشگوئی ہونے کا ثبوت -
(۶) لفظ شرک کے معنے -
(۷) امت محمدیہ کے مجددین و مامورین پر لفظ رسول کے اطلاق کا جواب -
(۸) مسیح موسوی اور مسیح محمدی نے اپنے رسول ایک سے زیادہ کیوں دیگر بلاد میں بھیجے اس کا بھید -
(۹) انکار پر اصرار از حد مترادف ہوتا ہے -
(۱۰) شہید کی بستی سیگی از روئے علم جغرافیہ کے بالکل اقصی المدینہ کی مصداق ہے ؂
(۱۱) آیت وما لی لا اعبد الذی میں اسم رحمٰن کیوں اختیار کیا گیا
(۱۲) قیل ادخل الجنۃ کی بجائے قلنا ادخل جنۃ کیوں نہ فرمایا اس کا بھید -
(۱۳) شہید مرحوم کی شہادت پر جنود من السماء صیحۃ واحدہ کس طرح ظہور پذیر سرزمین کابل میں ہوئے اور اس آیت میں ایک پیشگوئی ؂
(۱۴) سولی حقیقی کا رجوع دنیا میں نہیں ہوسکتا -
(۱۵) رجل سے مراد اس رکوع میں وہ تیسرا شخص ہے جسکو فعززنا بثالث کہا ہے
(۱۶) سورہ یٰسین کے فضائل کے وجوہات ؂

یہ کتاب لاہور میں حکیم محمد حسین صاحب قریشی مالک کارخانہ رفیق الصحت سے ملسکتی ہے - اور نیز دفتر البدر سے -

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبریں

حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام جب گورداسپور تشریف لے گئے تو اس سے پیشتر ہی سے آپ کی طبیعت علیل تھی گورداسپور میں بہت ہی علیل ہوگئی حتی کہ سول سرجن کے سرٹیفکیٹ کی ضرورت ہوئی جس نے عدالت میں ایک ماہ تک پیشی سے آپ کو منع فرمایا - گورداسپور سے تشریف لاکر آپ بدستور علیل رہے حتی کہ دو جنوری سنہ ۴ء تک بالکل آپ (علیہ الصلوۃ والسلام) باہر تشریف نہیں لائے - صرف ۵ جنوری سنہ ۴ء سے ظہر اور عصر کی نمازوں میں اکثر اور کسی دن مغرب وعشا میں بھی شریک ہوئے ہیں اور دیکھا گیا ہے کہ ان اوقات میں بعض وقت کھانسی کا دورہ اس قدر شدید ہوتا ہے کہ بالکل تھمنے میں نہیں آتا اور ایک تار کھانسی ہوتی رہتی ہے مگر تاہم حتی الوسع حضور علیہ الصلوۃ والسلام نماز باجماعت میں شمولیت کے بہت پابند ہیں اس لئے ہمیں اور ہمارے دیگر احباب کو شمولیت نماز باجماعت کا ہمیشہ خیال اور پاس رکھنا چاہئے اور ادنے ادنے سی ضروریات دنیاوی پر کبھی کبھی غفلت اور کسل کو پاس نہ پھٹکنے دینا چاہئے ؂ وباللہ التوفیق -

حضرت حکیم الامت حکیم نور دین صاحب اور مولانا عبد الکریم صاحب بفضل خدا خیریت سے ہیں ؂

مولانا مولوی محمد احسن صاحب امروہی کچھ عرصہ کے لئے امروہہ تشریف لے گئے ہوئے ہیں -

وفات (۱) نواب عماد الملک فتح نواز جنگ مولوی سید مہدی حسن صاحب بیرسٹر ایٹ لا - لکھنؤ سابق ہوم سکرٹری حیدرآباد دکن جن کو حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے دلی محبت تھی مورخہ ۱۳ جنوری سنہ ۴ء کو بمقام لکھنؤ فوت ہوگئے انا للہ وانا الیہ راجعون آپ کو کس طرح سے حضرۃ اقدس ؑ سے روحانی تعلق ہوا اس کو خلاصۃً کسی دوسرے مقام پر انشاء اللہ تعالے بیان کریں گے -

۲ - سولی لینڈ کی طرف جو لڑائی جنوری سنہ ۴ء کے آغاز میں ہوئی ہے اور گورنمنٹ انگریزی کی طرف سے جو ایک قلیل جماعت قتل ہوئی ہے ان مقتولوں میں ۱۲ جنوری کے روزانہ پیسہ اخبار میں میرے پیارے عزیز اور یگانہ دوست ڈاکٹر رحمت علی صاحب کا نام بھی شائع ہوا ہے اور لکھا گیا ہے کہ وہ بھالے سے مارے گئے دل تو نہیں چاہتا کہ یہ خبر سچ ہو مگر قرائن ایسے ہی ہیں کہ غالباً سچ ہی ہو اگر سچ ہے تو انا للہ وانا الیہ راجعون ڈاکٹر صاحب کی اور میری محبت افریقہ مشرقی بمقام کلنڈنی ہوئی تھی اور میں کسی دوسرے پرچہ میں مفصلاً ان کے اس سلسلہ میں داخل ہونے کی وجوہات اور ان کے اخلاق وعادات سے اپنے احباب کو اطلاع دونگا اس وقت طبعی تقاضائے غم کے مارے قلم نہیں چلتا ؂

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خانصاحب احمدی ہاسپیٹل اسسٹنٹ مادھوپور سے بمقام گورداسپور پلیگ ڈیوٹی پر تبدیل ہوگئے -

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب احمدی اسسٹنٹ سرجن انبالہ سے بمقام دھوری ریاست پٹیالہ میں تبدیل ہوئے

۳۱ جنوری سنہ ۴ء کو حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام نے بدستور سابق سیر فرمائی ؂

خدا تعالیٰ کے پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت میں داخل ہونیوالوں کی فہرست

نمبر شمار	نام	مقام	ضلع
	شیخ ابن حسن ولد سعادت علی	محلہ شاہ گدا علی	اٹاوہ
	محمد دین ولد محمد ابراہیم۔ ساکن چنیوٹ حال وارد	لائل پور	
	محمد سلطان	ودالہ	سیالکوٹ
	نورالدین پٹواری	شادیوال	گوجرات
	مسماۃ سلمی اہلیہ شیخ غفور بخش ٹھیکہ وار کسٹریٹ	چھاؤنی	سیالکوٹ
	شاہ محمد نمبردار	نگولہ	رعیہ
	چنگیز خان۔ محلہ سلیمان بھائی دروازہ		لاہور
	امام الدین صاحب	پسرور	سیالکوٹ
	مستری اللہ بخش محلہ لوہاران		؍؍
	مرزا غلام محمد مدرس برانچ نمبر ۳ محلہ چوگان		ڈیرہ غازیخان
	محمد نورالدین سوداگر پارچہ۔ کنجاہ ضلع گوجرات حال منشی ریاست دیوان	دیوان	
	عبدالحق صاحب	بدوملہی	سیالکوٹ
	امام الدین صاحب نائب مدرس	؍؍	؍؍
	عبید علی مدرس مدرسہ بن باجوہ	پسرور	؍؍
	فضلدین عرف فضلا (بھنگی)	جالندھر	تحصیل نوانشہر
	مہال دین ؍؍	؍؍	؍؍
	سید عزیز ہاسپٹل اسسٹنٹ پوسٹ جنڈولہ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں		وزیرستان
	پیر حاجی احمد وکسی نیٹر معرفت ڈاک میانی افغانان ہوشیارپور	دوسوہہ	
	چودہری نظام الدین ولد چودہری بلندا بازدار والہ	ملتان	ملتان
	مولوی محمد اسماعیل خادم شرع جلیل پیش امام مسجد چک مغلانی متصل نکودر		جالندھر
	مسماۃ کرم بی بی والدہ منشی گلاب دین	رہتاس	جہلم
	فتح دین ولد فیض بخش	کاٹھ گڑھ	ہوشیار پور
	برکت علی صاحب	؍؍	؍؍
	خیر الدین صاحب	؍؍	؍؍
	اہلیہ نور حسین	؍؍	؍؍
	دختر نور حسین	سنگوہی	جہلم
	عبدالواحد ولد نور حسین	؍؍	؍؍
	نادر علی ولد سیدان شاہ	کلاچی	گورداسپور
	بگا بخش ولد عزیز بخش محلہ دروازہ شاہدولہ		گجرات

نمبر	نام	مقام	ضلع
	بشیر الدین عرف تیلو	ملڈکیٹ	شملہ
	حیدر محمد صاحب، وزیر محمد صاحب ولد خان محمد	اکبری منڈی	لاہور
	اہلیہ خان محمد صاحب	؍؍	؍؍
	دو داویچان جمناسٹک ماسٹر مدارس ضلع گوجرانوالہ	گوجرانوالہ	
	فضلدین	پکیوان	گورداسپور
	روڈا ولد علیا	روسی	؍؍
	رحمت صاحب ؍؍ میرا	پکیوان	
	فضل صاحب ؍؍ امام الدین		گجرات
	مخدوم محمد اشرف بی اے		پنڈدادنخان
	سید آل احمد ملازم پولیس	کوہ غملہ	لین کہنڈ
	میاں عظلو ولد عطایا	مانگ	
	عبدالمجید معرفت بابو مہتاب دین سب ڈویژنل کاٹ		
	روڈ	جموں	
	محمد یعقوب (ڈولہ)	انبالہ	روپڑ
	حسن محمد		سیالکوٹ
	مسماۃ رابعہ ولد حاجی محمد	شہر	انبالہ
	عطا محمد حکیم عثمان دہرسیان	نوانشہر	جالندھر
	ابراہیم ولد عطا محمد	؍؍	؍؍
	عبد الکریم ؍؍	؍؍	؍؍
	اہلیہ عطا محمد	؍؍	؍؍

ماسٹر عبدالرحیم صاحب اکوئنہ عہ
میر مردان علی صاحب دکن ۳ ؍۱۲
جناب غوث علی صاحب مومن
علی محمد صاحب ڈنگہ
حافظ احمد دین ڈنگہ
سال گذشتہ وحال وغیرہ } عہ ار
ابوالحمید صاحب دکن
میر قاسم علی صاحب دہلی
رحیم بخش صاحب تلونڈی
لوکل خریدار } عہ
میاں چراغ دین صاحب
رئیس لاہور سال گذشتہ } عہ

بابو محمد صاحب لودیانہ
برکت علی صاحب پنڈی گاکھڑ ۳ ؍۱۲
شہاب الدین صاحب پکھوال
حافظ غلام رسول صاحب مدرس وزیر آباد
فضل محمد صاحب ... ۱۲
منشی فضل حق صاحب پٹیالہ
منشی نذیر احمد صاحب جھنگ عہ
محمد افضل خان ڈیرہ غازیخان
عبدالرحمن صاحب دکن
چودہری کرم الہی صاحب ...
عبدالرشید صاحب میرٹھ

قول صحیح ۔ پنجاب کے مشہور و معروف شاعر میاں ہدایت اللہ احمدی کی تصنیف نہایت سلیس اردو میں ہے اور علی قلم سے لکھوا کر چھپوائی گئی ہے تاکہ مستورات بھی آسانی سے پڑھ کر حضرت مسیح موعود کی دعاوی اور دلائل سے واقف ہو جاویں ۲۴ صفحہ فی مجلد ار

سر الشہادتین ۔ فی بیان ذبح الشاتین سورہ یسین کے ایک رکوع کی لطیف تفسیر جس میں دکھایا گیا ہے کہ صاحبزادہ مولوی عبد اللطیف صاحب کی شہادت کا ذکر اول ہی سے قرآن میں موجود تھا ۔ حقائق و معارف سے پر چھوٹا سا رسالہ مروجہ کتب احمدیہ سے نفیس ہے ۲۴ صفحہ فی نسخہ ار

محصول ڈاک بذمہ خریدار

رسید زر

اس رسید زر میں صرف اصل قیمت اخبار شامل ہے خرچہ وی پی و ڈاک شامل نہیں ہے اور جن احباب کی قیمت عہ سے زائد لکھی ہے اس میں ۱۹۰۳ء کا بقیہ حساب بھی شامل ہے اور ان کی میعاد چندہ آخر دسمبر ۱۹۰۴ء تک ہے ۔

منشی محمد اسماعیل آدم بمبئی
محمد نقی صاحب پٹیالہ
حسین علی شاہ ریہ
فتح خاں صاحب رہتاس
حکیم نور احمد موکل
ابراہیم صاحب شہر لدھیانہ دکن
شمس الدین صاحب کنجاہ
غلام حسین صاحب سیالکوٹ

عابد علی شاہ صاحب بدوملہی ۳ ؍۱۲ ار
غلام دستگیر صاحب مدرس } عہ
بابت ۱۹۰۳ء
منشی اللہ دتا صاحب سیالکوٹ ۳ ؍۱۲
۱۹۰۳ء
حافظ عبد العلی صاحب وکیل معرفت ماسٹر شیر علی صاحب پرنسپل قادیان عہ

دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور کی کتب اور ادویہ کی فہرست

طب روحانی بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق مسمریزم یعنی علم توجہ کی نسبت اس زمانہ مین عام چرچا ہے اور جس کے دریافت ہوجانے سے یسوعی معجزات کی کلا ہر ایک مذہب و ملت حتی کہ ایک دہریہ کے ہاتھ مین بھی دیدی ہے اور جس کے ذریعہ سے بڑے بڑے امراض کا علاج ہو جاتا ہے اس کا برمحل اور ٹھیک استعمال اس کتاب مین بتلایا گیا ہے جو ہدایات ان مین درج ہین ان پر مشق کرنے سے انسان صحت بنیت رکھکر اپنی وجود کو زیادہ نافع الناس بنا سکتا ہے اور خیالات مین یکسوئی اور ان کے ضبط کرنیکی عادۃ بھی پیدا ہو جاتی ہے اگرچہ عام طور پر اس کتاب کی لکھنے والون نے وہ مبالغے کئے ہین کہ آسمان و زمین کے قلابے ملا دیئے ہین اور اس کو مشاق کو گویا خدائی کی کل کا چلانے والا قرار دیدیا ہوتا ہے لیکن ہمارے نزدیک اس علم کی فضیلت صرف یہی ہے کہ جیسے انسان دیگر علوم عطیہ الہی کا نیک یا بد استعمال کر کے ثواب یا عذاب کماتا ہے۔ جیسے خدا کے ارادے سے ہر ایک دوا یا دوسرا عمل اپنا اثر مفید یا مضر کرتا ہے ویسے ہی اسی کے ارادہ یا اذن سے انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور اپنی روح سے ایسے کام لے سکتا ہے جو اس کے نزدیک اول محالات سے تھے اگر طریق عمل وغیرہ کے متعلق کچھ استفسار کرنا ہو تو منیجر دفتر البدر سے خط و کتابت کرین۔ قیمت عہ

شہادۃ آسمانی حصہ اول و دوم ۔ بجواب کلمہ فضل رحمانی جو ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی مخالفت مین لکھی تھی اس کے اور دیگر معترضین کے اعتراضون کے جواب اس مین دیئے گئے ہین ذوالقرنین کو مسیح ثابت کیا ہے اور مسئلہ جہاد۔ اور خر دجال یا جوج ماجوج تصویر وغیرہ کے متعلق دندان شکن جواب دیئے گئے ہین قیمت ہر دو حصہ ۲ر

سر مکتوم ۔ یہ سو صفحہ کی کتاب انجیلی شہادتون سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ہونا ثابت کیا ہے اور لنساء کم حرث لکم پر لطیف خیالات کا اظہار کیا ہے اور دکھلایا ہے کہ جن مردون کے زندہ ہونے کا ذکر انجیل مین ہے خود اس سے ثابت ہے کہ وہ دراصل حقیقی طور پر مردہ نہ تھے وغیرہ وغیرہ قیمت ۸ر

رویائے صالحہ اس مین مصنف نے اپنی بیعت کی سرگذشت۔ محمد حسین بٹالوی کے کفرنامہ طیار کرنے کا اور حضرۃ مسیح موعود کا ثبوت صحف سابقہ سے۔ قیمت ۲ر

اعجاز احمدی ۲۶ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم اور ذوالقرنین سے کون کون مراد ہین اس کی تفسیر کی گئی ہے جس سے پرانے خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے قیمت ار

قول صحیح پنجاب کے مشہور و معروف شاعر میان ہدایت اللہ صاحب احمدی ساکن لاہور کی نظم جو کہ اپنے اردو زبان مین حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کی مدح اور دعاوی پر لکھی ہے قیمت ار (محصولڈاک بذمہ خریدار)

عاقبۃ المکذبین لودیانوی مخالف مولویون کا انجام جو ہوا اس کا بیان۔ بیعت کی دس شرائط حضرۃ مسیح کی وفات و حیاۃ پر بحث اور ایک اردو نظم قیمت ار (محصولڈاک بذمہ خریدار)

اسلام اور اس کا بانی یعنی طامس کارلائل صاحب مرحوم المعروف بہ ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ کے ایک انگریزی

ضیاء نبۃ الناس۔ مولوی محمد حسین بٹالوی کے ایک خط کا جواب منجانب فاضل امروہی قیمت ۱ر

الہامی دعا۔ رب کل شئی خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی قیمت ۔ر (محصولڈاک بذمہ خریدار)

کامن پنجابی مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب احمدی راجیکے ضلع گجرات قیمت ۸ر ایضاً

نظم برائے مستورات بطرز کامن مصنفہ ″ ″ ″ ″

روشنائی احمدیہ ساختہ مرزا عبدالکریم تاجر مالیر کوٹلوی نہایت اعلی قسم ارفی (؟) اوسط قسم تاجرون کو

سر الشہادتین ۔ اس کتاب مین ثابت کیا گیا ہے کہ شہزادہ مولوی عبداللطیف صاحب کی شہادۃ کا واقعہ من و عن آج سے تیرہ سو سال پہلے قرآن شریف مین موجود تھا جو کہ اب مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے وقت مین پورا ہوا اور اس واقعہ کے وقوع پر جو انقلاب مقدر ہین ان کی تفصیل دی گئی ہے مصنفہ فاضل

مجرب ادویہ

حب دافع دائمی قبض ۔ اس کے استعمال سے صرف عارضی طور پر قبض کشائی نہین ہوتی بلکہ اندرونی قوی مین جو نقص باعث مرض ہوتا ہے اس سے رفع ہو کر آئندہ تازہ قوت قوی کو فضلہ کے اخراج کے حاصل ہوتی ہے قیمت ۸ر

اکسیر شکم خوش ذائقہ دوا اکثر امراض معدہ کے لئے شفا کا حکم رکھتی ہے قیمت عہ

علاج نکسیر بشرطیکہ ناک کے اندر زخم نہ ہو اور دماغ سے خون آتا ہو تو ضرور آرام ہو جاتا ہے کہ بہانی اور ناک مین ڈالنے کی دوا قیمت عہ

حب جدید برائے بخارون اور ابتدائی دق اور کہانسی وغیرہ کا علاج جس کا تجربہ خود قادیان مین بھی ہو چکا ہے۔

روغن بہرہ پن ۔ بشرطیکہ مادر زاد بہرہ نہ ہو اکثرون پر تجربہ ہوا کہ آرام ہو گیا ہے قیمت فی شیشی عہ

درد سر کی گولی ہر ایک قسم کے درد کو اس سے فوراً آرام ہو جاتا ہے اعصاب کو طاقت ملتی ہے ۱۶۰ گولی عہ

سرمہ زنگاری اعلی درجہ مقوی بصر۔ دہند نجار آشوب چشم پانی بہنا وغیرہ دیگر امراض چشم کا ہونا در علاج اعلی درجے کے اطبار کا خاندانی نسخہ فی تولہ ۸ر

مصفی خون گولیان خالص عشبہ کے جوہر اور چوب چینی کی بنی ہوئی ہین ۸۰ گولی ۸ر

سلائی نکرہ جسے ہندوستانی زبان مین روہی کہتے ہین خواہ پرانے ہون اس کے استعمال سے آرام ہو جاتا ہے فی سلائی

مذکورہ بالا اشتہار کے حوالہ سے ہر قسم کی درخواست بنام محمد افضل منیجر اخبار البدر قادیان ضلع گورداسپور کے نام آنی چاہیے

تفسیر القرآن بالقرآن یہ ایک بینظیر تفسیر ہے جسکو ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب بی اے نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرما کر بغرض اصلاح حضرۃ مسیح آخر زمان عم اور مولانا مولوی نورالدین صاحب جسکو نصف سے زیادہ سنا دی تھی مسیح الزمان نے وقتاً فوقتاً اسکی نسبت یہ الفاظ ارشاد فرمائے۔ نہایت عمدہ۔ شیرین زبان ہے۔ قرآنی نکات خوب بیان کئے ہین دلون پر اثر کرنیوالی ہے حضرۃ مسیح الزمان اور مولانا مولوی نورالدین علیہما السلام نے بعض بعض جگہ اصلاح بھی کی تھی اب فضل ربانی سے چھپکر طیار ہو چکی ہے خریداران البدر کو پارہ عم کی تفسیر محض مفت ۔ر کے ٹکٹ آنے پر بطور نمونہ روانہ کی جاتی ہے۔ بلا جلد ہے محلد ہے پارہ الم کی قیمت ۱ر پارہ عم ۲ر

المشتہر خاکسار فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام نزاوڑی ضلع کرنال تمام درخواستین مشتہر کے نام آنی چاہئین نہ کہ دفتر البدر مین

نیو فیشن کے سٹ ۔ ناظرین ہمارے یہان مینا کاری گوفت گری کا کام کوٹ قمیص کے سٹ بہت عمدہ طیار ہوتے ہین جن کے اوپر نام سنہری و چاندی اور بیل لگا ہوتا ہے ہر شخص اپنا نام ہر زبان مین لکھا سکتا ہے فائدہ یہ ہے کہ بازار کے سٹ بہت جلد خراب ہو جاتے ہین اور یہ عمر بھر مین ایک دفعہ کافی ہین۔

نمبر ۱۔ بٹن سٹ نام بھی سنہری کام بھی سنہری قیمت ۱۲ر نمبر ۲۔ بٹن سٹ نام سنہری اور کام چاندی کا قیمت ۸ر نمبر ۳۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اور کام بھی چاندی کا قیمت ۶ر نمبر ۴۔ انگشتری بیل بوٹا چاندی کا قیمت ۲ر خط آنے پر بذریعہ ویلیوپی ایبل روانہ ہو سکتا ہے

پتہ۔ ایس جی ایم کمپنی گوجرات پنجاب

بنارسی مال ہر قسم کا مردانہ اور زنانہ مثل ڈوپٹے اور گلبدن۔ غلطان ہر قسم اگر خریدنا ہو تو مشتہر سے خرید ا جاوے اصل اخراجات پر صرف ۲ر منافع لیا جاویگا اور مال بہت عمدہ خالص نہایت دیانتداری سے ارسال کیا جاویگا۔ **المشتہر سید عزیز الرحمن محلہ شالہ متصل کتاب گھر کوہ منصوری**

عطر عمدہ ہر قسم کا اور تیل خوشبودار ہر قسم کا سرمہ ہر قسم کا۔ دوائی یونانی و انگریزی و مصری ٹوپی و لنگی ہر قسم و ہر کے۔ رومال و سوسی ہر قسم و ہر گے۔ بنیان۔ و جراب ہر طرح کی دیسی و انگریزی سوتی و اونی۔ کلاہ و ٹوپی ہر قسم کی سادی و کامدار ہر کی۔ گیس یعنی پٹی۔ کمر بند۔ سواران و سپاہیانہ و پاجامہ ہر طرح کی۔ جوتے خورد و کلان سادہ و کامدار اور بوٹ و گرگابی اور فشوز دیسی و انگریزی اور پنجابی و لودیانہ و ہندوستانی وغیرہ وغیرہ ہر قسم مراد آبادی گلوبند ہر قسم کے خورد و کلان قینچی مردانہ و زنانہ لکڑی کی اور سینگ کی ہر قسم۔ قفل آہنی و پیتل کے ہر قسم خورد و کلان۔ تولیہ ہر قسم کے۔ دری ہر قسم کی۔ قینچی دیسی و ولایتی ہر قسم کی۔ چاقو دیسی و ولایتی ہر قسم کے۔

المشتہر حافظ نور احمد احمدی اینڈ کو تاجر بیٹھہ بازار مارکیٹ اکولہ صوبہ برار

مطبع انوار الاسلام قادیان مین ہر قسم کی اردو عربی فارسی چھپائی کا کام بہت عمدہ ہوتا ہے